REGD No. L. 5254 264

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۶/۱۱ ۔ ۱۵ احسان ۱۳۳۶ ھش ۔ ۱۵ جون ۱۹۵۷ء ۔ نمبر ۱۴۲

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۱۳ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے الحمدللہ"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

برطانوی وزیر خارجہ اور تعلقات دولت مشترکہ کے وزیر سے ملک نون کی ملاقات

سلامتی کونسل میں کشمیر کے سوال پر آئندہ اقدام کے متعلق بات چیت

لندن ۱۴ جون - وزیر خارجہ پاکستان جناب ملک فیروز خان نون نے کل سہ پہر یہاں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر سلوین لائڈ اور امور تعلقات دولت مشترکہ کے برطانوی وزیر ارل آف ہوم سے ملاقات کر کے ان سے مسئلہ کشمیر کے متعلق تبادلۂ خیالات کیا۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق بات چیت زیادہ تر اس امر پر مرکوز رہی کہ پاکستان کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل میں اب کس نئے اقدام پر زور دے گا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ملک فیروز خان نون نے ان دونوں برطانوی وزیروں کو پاکستان کے خیالات سے پوری طرح آگاہ کر دیا ہے۔ اتوار کو نیویارک روانہ ہونے سے قبل ملک نون برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن سے بھی ملاقات کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لندن میں اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے کہ برطانیہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس سے قبل جو ۲۶ جون سے شروع ہو رہی ہے۔ مسئلہ کشمیر کو دوبارہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے کے حق میں نہیں ہے اس کا خیال ہے کہ اگر اس کانفرنس سے قبل سلامتی کونسل نے اس مسئلہ پر غور کیا تو کانفرنس کی کارروائی پر اس کا ضرور اثر پڑے گا۔

اگر فوجی جھڑپوں کا سلسلہ جاری رہا تو تونس اور فرانس کے درمیان جنگ چھڑ جائے گی

فرانس کو تونس کے وزیر اعظم حبیب بورقیبہ کا انتباہ

تونس ۱۴ جون - تونس کے وزیر اعظم جناب حبیب بورقیبہ نے فرانس کو خبردار کیا ہے کہ اگر تونسی نیشنل گارڈز اور فرانسیسی فوجوں کے درمیان جھڑپوں کا سلسلہ جاری رہا۔ تو تونس اور فرانس کے درمیان جنگ چھڑ جانے کا خطرہ ہے۔ انہوں نے کل ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ اگر تونس کے لوگوں کو مجبور کیا گیا۔ تو وہ جنگ کا سامنا کرنے کو تیار ہیں۔ پچھلے دنوں الجزائر کی سرحد پر تونسی نیشنل گارڈز اور فرانسیسی فوجوں کے درمیان جھڑپ ہو گئی تھی۔ اس کے بعد کافی کشیدگی پائی جاتی ہے۔ بیان جاری رکھتے ہوئے تونسی وزیر اعظم نے کہا ان جھڑپوں اور تصادم کی وجہ سے نازک صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا میں ایسے علاقے کی حد مقرر کرنے کے متعلق بات چیت کرنے کو تیار ہوں جہاں مستقل سمجھوتہ ہونے تک فرانسیسی فوجیں رکھی جا سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا سمجھوتہ ہونے کے بعد دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ تونس کی فوج ذمہ داری سنبھالنے کی پوری طرح اہل ہے۔

الجزائر کی صورت حال کے بارہ میں بین الاقوامی تحقیقات کا مطالبہ

نیویارک ۱۴ جون۔ اقوام متحدہ میں افریقی ایشیائی گروپ نے الجزائر کی صورت حال کے بارے میں بین الاقوامی تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ گروپ ۲۸ ممبران پر مشتمل ہے۔ اس مطالبہ کے بارے میں تمام ممبران نے متفقہ طور پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ مراکش کے سفیر مقیم امریکہ اب اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ سے ملاقات کر کے درخواست کریں گے۔ کہ وہ بین الاقوامی تحقیقات کے بارہ میں فرانسیسی حکومت سے مشورہ کریں۔

شکری القوتلی اسکندریہ سے دمشق واپس پہنچ گئے

دمشق ۱۴ جون۔ شام کے صدر جناب شکری القوتلی کل اسکندریہ سے دمشق واپس پہنچ گئے۔ آپ طبی معائنہ کی غرض سے وہاں گئے تھے۔ اس دوران میں آپ نے مصر کے صدر جمال عبدالناصر سے بھی مشرق وسطیٰ کی صورت حال کے بارہ میں تبادلۂ خیالات کیا۔

لبنان کے تین سابق وزرائے اعظم کا وفد شاہ سعود کی دعوت پر عمان پہنچ گیا

عمان ۱۴ جون - لبنان کے تین سابق وزرائے اعظم کا وفد جو وہاں کی مخالف پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں شاہ سعود کی دعوت پر ان سے ملاقات کرنے کے لئے بیروت پہنچ گیا ہے۔ سعودی عرب کے سفیر مقیم بیروت بھی وفد کے ساتھ عمان آئے ہیں۔ وفد کے تینوں ارکان نے عمان روانہ ہونے سے قبل لبنان کے صدر جناب کمیل شمعون سے بات چیت کی۔ اردن کے دارالحکومت میں پہنچنے کے بعد وفد کے ارکان سیدھے شاہی محل پہنچے اور شاہ سعود سے ملے۔ معلوم ہوا ہے کہ لبنان کی حکومت اور مخالف پارٹی میں جو شدید اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ اسے دور کرانے کے لئے شاہ سعود نے مصالحت کرانے کی پیشکش کی ہے اور اسی لئے عمان سے اپنی روانگی اتوار تک ملتوی کر دی ہے۔ سابقہ پروگرام کے مطابق آج انہیں ریاض واپس پہنچنا تھا۔

فرانس نے نہر سویز استعمال کرنے کا فیصلہ کر لیا

پیرس ۱۴ جون - ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ فرانس کی نئی حکومت نے فرانسیسی جہازوں کو نہر سویز استعمال کرنے کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا ہے یہ فیصلہ نہر کے محصول کے متعلق مصری حکام سے بات چیت کے بعد کیا گیا ہے اور اقوام متحدہ کی طرف سے اس یقین دہانی کے بعد کیا گیا ہے کہ نہر کا موجودہ انتظام عارضی ہے

اردن اپنا مصری سفارت خانہ بند کر دے گا

عمان ۱۴ جون۔ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ حکومت اردن مصر میں اپنا سفارتخانہ بند کر دے گی۔ یہ اقدام مصر کی اس مبینہ سازش کے خلاف احتجاج کے طور پر کیا جا رہا ہے۔ جو اس نے اردن کے شاہی خاندان کے چند سرکردہ افراد کو قتل کرنے کے لئے حال ہی میں کی تھی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ جون ۱۹۵۷ء

دستور اور اسلامی تصورات

مودودی صاحب بمعہ اپنی جماعت اسلامی کے آئندہ انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں چنانچہ گذشتہ دنوں پشاور میں ایک پریس کانفرنس میں آپ نے کہا ہے:۔

میری جماعت تشدد کے خلاف ہے وہ پر امن ذرائع سے کوشش کرے گی کہ دستور کو اسلامی تصورات کی مطابقت میں لانے کے لئے مناسب ترامیم کرائے (۱) قرارداد مقاصد کی شمولیت اور (۲) آرٹیکل ۱۹۸۔ جس کی رو سے کوئی قانون اسلامی تصور کے خلاف وضع نہیں کیا جا سکتا چار مختلف طریقوں سے میری جماعت نے اس میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے (۱) جہاں بھی ممکن ہوا جماعت قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں میں براہ راست نشستوں کا مقابلہ کرے گی۔ (۲) جو امیدوار جماعت کے تصورات سے قربت رکھتے ہیں ان کے لئے پروپیگنڈا تو نہیں کیا جائے گا البتہ ان کی حمایت کی جائے گی (۳) جو جماعتیں اسلامی طرز زندگی کا موقف رکھتی ہیں جماعت ان کا ساتھ دے گی اور (۴) جو جماعتیں پاکستان میں اسلامی طریقوں کے نفاذ کی مخالف ہیں میری جماعت ان کی مخالفت کرے گی۔

(روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۵ جون ۱۹۵۷ء)

یہ امر خوش آئند ہے کہ مودودی صاحب پر امن ذرائع سے اسلامی قانون کے نفاذ کی کوشش کریں گے۔ اگرچہ یہ آپ کے نظریہ کے منافی ہے جیسا کہ آپ نے اور آپ کے متاثرین نے بار بار اپنی تحریرات میں وضاحت کی ہے۔ چنانچہ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ میں آپ کے اس نظریہ کو بیان کیا گیا ہے کہ اقتدار پر بالجبر قبضہ کرنا بھی جائز ہے۔

ایک سوال جو پیدا ہوتا ہے یہ ہے کہ کیا آپ اپنے نظریات کے مطابق اسلامی قانون کی کوشش کریں گے یا صرف ایسا قانون بنوائیں گے جس میں اسلام کے مختلف مکاتب کے تصورات اپنے اپنے ماحول میں نشوونما پا سکیں گے۔

ہمارا خیال ہے کہ مودودی صاحب اس کا جواب تو یہی دیں گے کہ مختلف مکاتب خیال کو اپنے اپنے تصورات کے مطابق عمل کرنے کی آزادی ہوگی۔ لیکن ہمیں شبہ ہے کہ خدا نخواستہ اگر اقتدار کی باگ ان کے ہاتھوں میں کسی حادثہ سے چلی گئی تو آپ سے اختلاف رکھنے والے اسلامی فرقوں پر کفر و ارتداد کا فتویٰ لگا کر انہیں سنگسار یا قتل کیا جانا ضروری قرار دیا جائے گا۔

آپ جیسا کہ کئی بار اظہار کر چکے ہیں اسلام کو ایک مذہب نہیں بلکہ ایک تحریک قرار دیتے ہیں اور تحریک بھی اسی طرح کی نظریاتی تحریک جس طرح کی لادینی نظریاتی تحریک مثلاً اشتراکیت ہے۔ خیر ان باتوں کی تفصیلات میں فی الحال ہم نہیں جانا چاہتے ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ آپ اور آپ کی جماعت قتل مرتد کو ایک طے شدہ اسلامی مسئلہ مانتی ہے۔ جیسا کہ ہم الفضل میں معاصر تسنیم کے ایک حالیہ حوالے سے ثابت کر چکے ہیں۔

موجودہ دستور میں عملاً اس مسئلہ کی بالبداہت تردید موجود ہے۔ اور ہر ایک کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جو دین پسند کرے اختیار کرے اس میں کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا اور اسے اپنے اختیار کردہ عقیدہ پر آزادی سے عمل کرنے کی نہ صرف اجازت ہوگی۔ بلکہ یہ کہ اس لحاظ سے بھی قانون کے مطابق اس کی حفاظت کی جائے گی۔

مسئلہ قتل مرتد مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے نزدیک اتنا طے شدہ ہے کہ لازماً یہ ماننا پڑتا ہے کہ اگر خدانخواستہ مودودی صاحب کی جماعت اقتدار ملکی پر قابض ہو جائے تو قتل مرتد کو دستور میں شامل کر دیا جائیگا چنانچہ مودودی صاحب نے اس کو شریعت اسلامی کا ایک نہایت اہم مسئلہ قرار دے کر اس کے جواز میں ایک مستقل رسالہ بھی تصنیف کیا ہے۔ جو اب تک فروخت ہوتا ہے۔ حالانکہ موجودہ دستور کے مقتضیات کے خلاف ہے

مودودی صاحب نے کس "معقولیت" سے قتل مرتد کی سزا کو ثابت کیا ہے اس کی ایک مثال ہم یہاں درج کرتے ہیں۔ آپ نے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں جو جنگ مانعین زکوٰۃ نے شروع کی تھی اس کو بھی نفس ارتداد کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ دس نظیریں پورے دور خلافت راشدہ کی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ چاروں خلفاء کے زمانے میں جب بھی ارتداد کا واقعہ پیش آیا ہے۔ اس کی سزا قتل ہی دی گئی ہے اور ان میں سے کسی واقعہ میں بھی نفس ارتداد کے سوا کسی دوسرے جرم کی شمولیت ثابت نہیں ہے۔ جس کی بناء پر یہ کہا جا سکے کہ قتل کی سزا دراصل اس جرم پر دی گئی تھی نہ کہ ارتداد پر۔ مگر ان سب نظیروں سے بڑھ کر وزنی نظیر اہل ردہ کے خلاف حضرت ابوبکر صدیق کا جہاد ہے۔ اس میں صحابہ کرام کی پوری جماعت شریک تھی۔ اس سے اگر ابتداء میں کسی نے اختلاف کیا بھی تھا تو بعد میں وہ اختلاف اتفاق سے بدل گیا تھا۔ لہذا یہ معاملہ اس بات کا صریح ثبوت ہے کہ جن لوگوں نے براہ راست نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی تعلیم و تربیت پائی تھی ان سب کا متفقہ فیصلہ یہ تھا کہ جو گروہ اسلام سے پھر جائے اس کے خلاف اسلامی حکومت کو جنگ کرنی چاہیئے۔

(مرتد کی سزا اسلامی قانون میں صفحہ ۲۲، ۲۳)

ذیل میں ہم مودودی صاحب کے ہی ایک ترجمان اخبار معاصر کوہستان سے منکرین زکوٰۃ کے واقعہ کو نقل کرتے ہیں:۔

مدینہ کے شمال، شمال مشرق اور شمال مغرب کے چھوٹے بڑے تقریباً ایک درجن قبیلوں نے جن میں کئی طلیحہ کے براہ راست زیر اثر تھے اسامہ کی مہم کے خروج کے بعد آزاد ہونے یا زکوٰۃ سے نجات پانے کے لئے باہم معاہدہ کر کے مدینہ کو گھیر لیا یہ مخالف قبیلے دو بڑے گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک گروہ جس میں بنو اسد شامل تھے اور جس کی قیادت طلیحہ کا نامزد جرنیل حبال کر رہا تھا۔ مدینہ سے ساٹھ میل شمال مشرق میں ذوالقصہ میں خیمہ زن تھا اور دوسرے گروہ نے جس میں عبس اور ذبیان کے قبیلے شامل تھے ذوالقصہ کے عقب میں مغرب کی طرف ابرق کی چراگاہوں میں فوجیں اتار دیں۔ ان مخالف قبیلوں کا ایک وفد مدینہ آیا اور شہر کے ممتاز صحابہ سے کہا کہ ہم زکوٰۃ نہیں دے سکتے، نماز ادا کر سکتے ہیں۔ آپ خلیفہ سے ہماری سفارش کیجئے۔ اگر زکوٰۃ معاف نہیں کی گئی تو ہم طاقت سے کام لیں گے۔ ممتاز صحابہ نے وقت کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے ابوبکر سے کہا کہ جب تک حالات سازگار ہوں زکوٰۃ معاف کر دیجئے مگر ابوبکر جو عادتاً مرنجان مرنج نرم متواضع اور فیاض دل آدمی تھے اس معاملہ میں کسی کی بات سننے کو تیار نہ ہوئے ان کا موقف تھا کہ جب رسول اللہؐ نے زکوٰۃ معاف نہیں کی تو میں کیسے کر سکتا ہوں؟ اگر ان لوگوں نے زکوٰۃ کے اونٹوں کی رسی تک روکی تو میں ان سے لڑوں گا"

وفد لوٹ گیا اور اپنی قوم کو بتایا کہ مدینہ میں نفری کم ہے؟ جہاد، حملہ کا بہترین موقع ہے (باقی صفحہ)

عزیز مرزا مبارک احمد سلمہٗ کو روانگی کے وقت مشورہ

اسلام اور احمدیت کے مستقبل کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند پیشگوئیاں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

جیسا کہ احباب کو معلوم ہو چکا ہے عزیز مرزا مبارک احمد سلمہٗ کل بتاریخ ۱۱ جون یورپ کے احمدیہ مشنوں کے معاینے کی غرض سے اور خصوصاً جرمنی کی مسجد کے افتتاح میں شرکت کرنے کے لئے ربوہ سے روانہ ہو چکے ہیں۔ روانگی کے وقت میں نے انہیں جو مختصر سا مشورہ دیا وہ دوستوں کی اطلاع اور دعا کی تحریک کی غرض سے درج ذیل کرتا ہوں۔

میں نے انہیں کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے علم پا کر جو پیشگوئیاں کی ہیں انہیں نمایاں کر کے یورپ اور امریکہ کے سامنے لایا جائے۔ تاکہ ان پر حجت پوری ہو۔ اور وہ اس بات کو سمجھ جائیں کہ جو پیغام احمدیت لے کر آئی ہے۔ وہ ایک عظیم الشان اور عالمگیر روحانی تغیر کا پیش خیمہ ہے۔ اور میں نے عزیز مرزا مبارک احمد کو مثال کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند ذیل کی پیشگوئیوں کی طرف توجہ دلائی۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

(۱) "یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا . . . ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے . . . . . اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی۔ مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب بھی آسمان سے نہ اترا۔ تب سب دانشمند یک دفعہ اس عقیدے سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰؑ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت ناامید اور بدظن ہو کر اس عقیدے کو چھوڑ دیں گے۔"
(تذکرۃ الشہادتین)

(۲) "اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائیگا۔ خدا اس مذہب (یعنی اسلام) اور اس سلسلہ (یعنی احمدیت) میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائیگی . . . . . دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔" (تحفہ گولڑویہ)

(۳) "خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کرینگے۔ کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دینگے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائیگا۔" (تجلیات الٰہیہ)

(۴) "خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔" (تجلیات الٰہیہ)

اور پھر ان ساری باتوں کے نتیجہ میں مشرق و مغرب کے عظیم الشان انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(۵) "میں دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا بھاری دریا کی طرح زور کا دریا ہے جو سانپ کی طرح بل پیچ کھاتا مغرب سے مشرق کو جا رہا ہے۔ اور پھر دیکھتے دیکھتے سمت بدل کر مشرق سے مغرب کو الٹا بہنے لگا ہے۔" (الحکم ۷ اپریل ۱۹۰۳ء)

یہ وہ چند پیشگوئیاں ہیں جو میں نے عزیز مرزا مبارک احمد سلمہ کو یورپ کے سفر پر جاتے ہوئے نوٹ کرائیں۔ اور ان کے علاوہ "زار روس کے عصا" والی پیشگوئی کی طرف بھی توجہ دلائی اور مشورہ دیا کہ انفرادی ملاقاتوں اور مجلسی تقریروں میں جہاں جہاں بھی مناسب موقعہ ہو ان پیشگوئیوں کو مغربی لوگوں کے سامنے تکرار کے ساتھ بیان کرتے رہنا چاہیئے تاکہ وہ اسلام اور احمدیت کے پیغام کی عظیم الشان اہمیت اور اس کے مستقبل کی عدیم المثال عظمت کو سمجھیں اور پہچانیں تا بعد میں کوئی سمجھنے والا یہ بات نہ کہہ سکے کہ انا کنا عن ھذا غافلین۔ یعنی ہمیں تو اسلام اور احمدیت کے پیغام کی اہمیت کا علم ہی نہیں ہوا۔

میں نے عزیز مرزا مبارک احمد سلمہ کو یہ بات بھی بتائی کہ جس پیشگوئی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں سے بادشاہوں کے برکت ڈھونڈنے کا ذکر آتا ہے۔ اس میں موجودہ جمہوری زمانے کے لحاظ سے بادشاہوں کے مفہوم میں صدران حکومت اور پارلیمنٹ کے لیڈر بھی شامل ہیں۔

پھر میں نے عزیز مرزا مبارک احمد سلمہ کو یہ بات بھی نوٹ کروائی۔ کہ اگر کوئی شخص اسلام اور احمدیت کی موجودہ کمزور حالت کو دیکھتے ہوئے اس بات میں شک کرے کہ احمدیت کس طرح وہ عظیم الشان مقام حاصل کر سکتی ہے۔ جو ان پیشگوئیوں میں بیان کیا گیا ہے۔ تو ایسے لوگوں کو توجہ دلائیں کہ وہ آج سے دو ہزار سال پہلے جا کر مسیحیت کی حالت کا تصور کریں کہ جب یہودی لوگ حضرت مسیح ناصری کو پکڑ کر صلیب پر چڑھانے کی غرض سے لئے جا رہے تھے۔ اور مسیح کے بارہ گنتی کے حواری سہم کر اور خوف کھا کر ادھر ادھر چھپتے پھرتے تھے۔ اگر موسوی مسیح نے ایسے کمزور بیج سے اٹھ کر وہ درخت پیدا کیا ہے۔ جو آج مسیحی اقوام کے عالمگیر غلبے کی صورت میں نظر آ رہا ہے۔ تو محمدی مسیح جو حضرت افضل الرسل خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا شاگرد اور خوشہ چین اور آپ کا ظل ہے اس کا بویا ہوا بیج کیوں اس عظیم الشان ترقی کو نہیں پہنچ سکتا۔ جو ان پیشگوئیوں میں بیان کی گئی ہے۔ بہرحال سن لو اور سمجھ لو۔

وما علینا الا البلاغ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔

خاکسار مرزا بشیر احمد
ربوہ ۱۳ جون ۱۹۵۷ء

نہایت ضروری اعلان

احباب کو اخبارات کے ذریعہ علم ہو گیا ہوگا کہ انفلوانزا کی وبا مشرق بعید سے شروع ہو کر ہندوستان پہنچ چکی ہے۔ اور پاکستان میں بھی پھیلنے کا خطرہ ہے۔ چونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے دوست بیرون ملک اور اندرون ملک سے تشریف لاتے رہتے ہیں۔ اور انفلوانزا کی بیماری بات چیت سے بہت جلد لگ جاتی ہے۔ اس لئے دوستوں کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کسی دوست کو جنکو ہلکا سا بھی نزلہ یا چھینکوں کی تکلیف ہو۔ خواہ وہ بیرون ملک سے تشریف لائے ہوں یا اندرون ملک سے ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق حضور سے ملاقات کی قطعاً اجازت نہیں دی جائیگی۔ احباب سختی سے اس کی پابندی کریں۔

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین)

ڈچ نیوگنی میں

عیسائی مشنریوں کی ایک جدید تبلیغی مہم

(از مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی آف منصوری)

ذیل میں عیسائی مشنریوں کی ایک تبلیغی مہم کے حالات درج کئے جاتے ہیں جو مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی آف منصوری نے مشہور انگریزی ماہنامہ ریڈرز ڈائجسٹ میں سے لے کر تحریر کئے ہیں۔ ان سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ عیسائی مشنری اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے کس طرح مشکل سے مشکل حالات کا مقابلہ کرتے ہیں اور سالہا سال تک اپنے وطن سے ہزاروں میل دور جاکر اور اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر وحشی اور خونخوار اقوام کو عیسائیت کا پیغام پہنچاتے ہیں ــــ اسلام نے مسلمانوں میں بھی یہی روح پیدا کی تھی۔ چنانچہ اسی روح سے سرشار ہوکر مسلمان قرون اولیٰ میں دنیا کے کناروں تک پھیل گئے اور اپنی پوری زندگیاں شدید مصائب و آلام کے درمیان غریب الوطنی کی حالت میں تبلیغ اسلام کے لئے وقف کر دیں۔ لیکن افسوس کہ بعد میں یہ روح مسلمانوں میں مفقود ہوگئی۔

آج احمدیت کے ذریعے پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے سامان پیدا کئے ہیں۔ اور احمدی مبلغین دنیا کے طول و عرض میں پیغام حق کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ لیکن اسلام کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی جانی اور مالی قربانیوں کے معیاد کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں۔ اس سلسلے میں ذیل کا مضمون ہر مسلمان کے لئے بالعموم اور احمدی احباب کے لئے بالخصوص خاص توجہ اور غور سے پڑھنے کے قابل ہے۔ اگر عیسائیت کے پیرو اپنے باطل مذہب کی اشاعت کے لئے اتنی قربانی کر سکتے ہیں تو خود اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام کی دائمی اور کامل صداقت کی اشاعت کے لئے ہماری قربانی اور ایثار کا معیاد کتنا بلند ہونا چاہیئے؟ (ادارہ)

آسٹریلیا کے شمال میں سو میل کے فاصلہ پر ایک بڑا جزیرہ "نیوگنی" ہے۔ جو دو مغربی طاقتوں کے درمیان مساوی طور پر منقسم ہے نیوگنی کا شرقی حصہ برطانیہ کے ماتحت رہا ہے۔ اور غربی حصہ پر ڈچ گورنمنٹ کا قبضہ ہے۔

ڈچ نیوگنی کے شمالی ساحل پر اس کا صدر مقام "ہالینڈیا" HOLLANDIA ہے۔ جس کے متصل "سنتانی جھیل" SANTANI LAKE ہے۔ اس جھیل کے باہر ہوائی جہازوں کے اترنے اور پرواز کرنے کا ایک اڈہ بھی ہے۔ جہاں سے عیسائی مشنری آجکل ڈچ نیوگنی کے دور و دراز اندرونی ممنوعہ علاقوں میں طیاروں کے ذریعہ پہنچتے ہیں۔ اور اسی اڈے سے ان کی تمام ضروریات اور خوردو نوش کا سامان فراہم ہوتا ہے۔ ان کے کچھ حالات انگریزی ماہنامہ READERS DIGEST "ریڈرس ڈائجسٹ" مجریہ اپریل ۱۹۵۷ء میں ایک امریکن سیاح مسٹر کلیرنس ہال CLARENCE HALL نے لکھے ہیں جنہیں اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔ "جھیل سنتانی کے ہوائی اڈے سے ایک دن مشنری ہوائی جہاز میں سوار ہوگیا۔ جو ضروری اشیاء خورد و نوش سے لدا ہوا تھا۔ ایک گھنٹہ تک ہم نے جنگلوں اور وادیوں کے اوپر پرواز کی۔ پھر جہاز یکدم آٹھ ہزار فٹ کی بلندی پر ہوگیا۔ تاکہ برفانی پہاڑوں کے درے میں داخل ہو ان پہاڑوں کی بعض چوٹیاں سولہ ہزار فٹ تک بلند ہیں اس وقت موسمی لحاظ سے چاروں طرف دھند چھائی ہوئی تھی۔ اور بمشکل رستہ کا پتہ لگتا تھا۔ مزید ایک گھنٹہ کی پرواز کے بعد جب دھند صاف ہوئی تو ہمیں نیچے ایک دریا نظر آیا۔ جس کو "بالیم دریا" BALIEM RIVER کہتے ہیں۔ اب ہواباز بالیم دریا کے رخ پرواز کرتا ہوا ایک وسیع وادی میں پہنچ گیا۔ جو اس وقت ہمارے نیچے تھی۔ اور جس کو مشنری "شنگریلا" SHANGRI-LA کہتے ہیں۔

یہ وادی ایک سطح مرتفع پر ہے۔ جو طول و عرض میں چالیس پندرہ میل ہے اس میں جا بجا گاؤں پھیلے ہوئے ہیں جن میں لکڑی کی بنی ہوئی جھونپڑیاں اور گھر ہیں۔ اور باغات پتھر کی دیواروں سے گھرے ہوئے ہیں۔ اس جگہ بڑے بڑے آبشار اور کھیت بھی ہیں۔ جب ہم نیچے ایک مختصر سے ہوائی اڈے پر اترے تو چاروں طرف سے وہاں کے سیاہ فام باشندوں نے ہمیں آکر گھیر لیا۔ ان کے سروں پر پرندوں کے پروں والی پوستین کی ٹوپیاں تھیں۔ گلے میں کوڈیوں کے ہار اور ناک میں سور کے دانت پہنے ہوئے تھے۔ نیز ان کے بدن پر چربی ملی ہوئی تھی۔ اور چہرے کی ہڈیوں پر رنگ برنگی مٹی کا لیپ کیا ہوا تھا۔

ان کے درمیان میں سے ایک پتلا دبلا امریکن نمودار ہوا جو چھرپرا تیلا خوش پوش اور باوقار تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کو یا تو کسی اچھے دفتر میں افسر یا یونیورسٹی میں لیکچرار ہونا چاہیئے تھا۔ مگر بجائے اس کے وہ ایک نہایت ہی خطرناک مشنری مہم کی اس زمانہ میں رہبری کرتا دکھائی دیا۔ اس کا نام "اینار میکلسن" EINAR-MICKELSON ہے اور اس کی داستان یہ ہے:۔

۲۰ اپریل ۱۹۵۲ء کو اینار میکلسن بذریعہ ہوائی جہاز "وادی شنگریلا" میں پہنچا تھا جو وحشی لوگوں کا علاقہ ہونے کے سبب اس درجہ پر ہیبت اور خطرناک ہے کہ ایک ڈچ افسر نے اس سے کہا تھا کہ "میں تو ایک فوجی رجمنٹ لئے بغیر اس ممنوعہ علاقہ میں نہیں جاسکتا۔ مشنریوں کو نہ جانے کیا چیز وہاں لے جاتی ہے"! وادی شنگریلا میں ایک غیر معلوم وحشی قوم ڈینیس DANIS آباد چلی آرہی ہے جو تعداد میں کم و بیش ساٹھ ہزار ہے۔ سب سے پہلے ۱۹۳۸ء میں اس قوم کے وجود کی اور اس کے سبزہ زار دلفریب بالیم دریا والے علاقہ کی اطلاع ایک امریکن سیاح مسٹر رچرڈ آرچبالڈ RICHARD ARCHIBALD سے دنیا کو ملی تھی۔ اس اطلاع کی تصدیق جو سات سال بعد تین امریکن ہوابازوں کے ذریعہ ۱۹۴۵ء میں ہوئی جبکہ عالمگیر جنگ دوم کے زمانہ میں ان کا ہوائی جہاز ایک حادثہ کے سبب ڈینیس قوم کے علاقہ میں گر گیا تھا۔ اور پھر دوسرے طیارہ کے ذریعہ وہ تینوں بچائے گئے تھے۔

اس وقت دنیا کے لوگوں نے تو اس قوم کے حالات پڑھتے ہی بھلا دیئے تھے۔ مگر اینار میکلسن ان کو نہیں بھولا تھا۔ وہ "ڈچ نیوگنی" کے متعلق زیادہ سے زیادہ تحقیق و مطالعہ کے ذریعہ واقفیت حاصل کرنے میں مشغول رہا۔ تاآنکہ اس قوم کے حالات و افکار کا ماہر ہوگیا۔ سب سے پہلے (C.M.A) "کریچن مشنری الائنس" سوسائٹی آف نیویارک کے ماتحت اس نے ڈچ نیوگنی کے علاقہ WISSEL-LAKE "ویسل جھیل" میں وسیع پیمانے پر مشنری مہم کو جاری کیا۔ جہاں کہ "کاپاؤ کو" KAPAUKU اور "مونی" MONI اقوام بستی ہیں۔ ازاں بعد وہ ڈینیس وحشی قوم کی طرف متوجہ ہوا۔ اور الائنس سوسائٹی کے امریکن ہیڈ کوارٹرز نیویارک کو مزید کمک کے لئے لکھا۔ واضح رہے کہ "کریچن مشنری الائنس" کا کام خصوصیت سے دنیا کے ان علاقوں میں عیسائی مشنری مہمات کا آغاز کرنا ہے جہاں کہ پہلے کبھی کوئی مشنری نہ پہنچا ہو۔

اپنا دمیکلسن نے ڈچ نوآبادیاتی حکومت سے بھی ڈینی قوم میں تبلیغی مہم جاری کرنے کے لئے باضابطہ اجازت نامہ حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ جو بڑا دقت طلب کام تھا کیونکہ ڈچ حکومت کے ریکارڈ میں اس قوم کے سارے علاقہ شنگریلا کو غیر مستحکم اور ممنوعہ علاقہ قرار دیا ہوا تھا۔ اور نہایت درجہ خطرناک سمجھا جاتا تھا۔ ڈینی قوم کے متعلق یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ یہ لوگ نہایت مکار دغاباز کینہ پرور اور ظالم ہوتے ہیں۔ بالآخر ۱۹۵۴ء میں ڈچ گورنمنٹ نے اس شرط کے ساتھ اجازت دے دی کہ مشنری لوگ اپنی حفاظت کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

اس سے پہلے میکلسن نے اکیلے دو مرتبہ علاقہ شنگریلا میں داخل ہونے کی کوشش مگر ڈینی وحشیوں نے سخت مزاحمت کر کے اس کو ناکام کر دیا تھا۔ لیکن اب میکلسن نے اپنے ہیڈ کوارٹر سے ایک چھوٹا بحری ہوائی جہاز بھی طلب کیا تاکہ بوقت ضرورت وہ اس سے مدد حاصل کر سکے۔ یہ درخواست گو بہت گراں قسم کی تھی مگر تبلیغ عیسائیت کی خاطر الائنس سوسائٹی والوں نے جلد چندہ جمع کر کے اس کو پورا کر دیا

تب میکلسن نے اپنا معاون ایک نوجوان "VAN STONE" "فان اسٹون" کو بنایا جو امریکن فوج میں ایک سپاہی کی حیثیت سے نیوگنی کی جنگ میں حصہ لے چکا تھا۔ اور اپنے ہوائی جہاز کا کنٹرول اس نے ایک مشہور کینیڈین ہوا باز "AL-LEWIS" "اللیوس" کے سپرد کیا۔ نیز اپنے ہمراہ "کپاؤکو" قوم کے ایک سیاہ فام نو عیسائی پادری "ELISA" کو بھی معہ اس کی بیوی بچہ کے لیا۔ تاکہ وحشی ڈینی یہ سمجھیں کہ یہ گورے لوگ حملہ کی غرض سے نہیں بلکہ دوستی اور بھائی چارے کی نیت سے ان کے علاقہ میں آئے ہیں۔ کیونکہ ان کے ساتھ ہمسایہ قوم "کپاؤکو" کے افراد بھی ہیں۔

جس دن یہ قافلہ بذریعہ ہوائی جہاز وادئ شنگریلا میں پہنچا تو ہوا باز نے جہاز کو دریا بالیم کے پانی پہ ایک کنارہ کے پاس اتار دیا۔ بیس منٹ کے عرصہ میں جہاز کے پانچوں مسافر ..... میکلسن فان اسٹون "سیاہ فام پادری ایلیسا اس کی بیوی اور بچہ ..... معہ اپنے پورے سامان حفاظت و رہائش اور ایک ماہ کی خوراک کے دریا کے کنارہ پہ اتر گئے اور جہاز واپس ہو گیا میکلسن اور فان اسٹون نے سب سے پہلے ریڈیو کھولا اور مشن کے ستانی جھیل والے مستقر کو یہ اطلاع دی کہ "ہم یہاں پہنچ گئے ہیں خدا کا شکر ہے"

لیکن ڈینی وحشی کہاں تھے؟ تمام دن ان کا ایک متنفس بھی نمودار نہیں ہوا۔ مگر اگلے دن جبکہ یہ نووارد مشنری اپنا کیمپ تیار کر رہے تھے تو مشنریوں نے اپنے سیاہ فام پادری کی ایک چیخ سنی اور اس کے اشارہ پہ ایک دور کی پہاڑی پہ دیکھا تو آسمانی پس منظر کے ساتھ ایک لمبی قطار سیاہ فام وحشیوں کی نظر آئی جو ہاتھوں میں لمبی لمبی برچھیاں اٹھائے کھڑی ہے اور کچھ جائزہ لے رہی ہے۔ مگر کیمپ کے قریب نہیں آتی۔ دوسرے دن اچانک وحشیوں کا جم غفیر ..... کندھوں پہ پتھریلی کلہاڑیاں لگائے تیر و کمان سے لیس اور برچھیاں تانے ..... مشنریوں کے ارد گرد آ گیا۔ یہ ڈینی بڑے غور سے کچھ دیکھنے کے بعد ان کے لیڈر نے اپنی زبان میں ان کو ایک آرڈر دیا جس کے بعد ان کے ہتھیار نیچے ہو گئے اور تمام مسکراتے ہوئے مشنریوں کی طرف بڑھے۔ اس وقت ان کی زبانوں پہ "نہاپ نہاپ" تھا۔ یعنی خوش آمدید۔ مشنریوں نے بھی اپنی خیریت دیکھتے ہوئے اطمینان کا سانس لیا اور اپنی طرف سے بھی نہاپ۔ نہاپ دوہرا دیا

مگر ڈینی لوگ نہایت درجہ متحیر و متجسس تھے وہ قریب آ کر جب ارد گرد جمع ہو گئے۔ تو دو سفید فام مشنریوں کے چہرے اور بازوؤں کو نوچنے لگے اور گھسنے لگے کہ شاید ان کا گورا رنگ اتر جائے اور نیچے سیاہ جلد نمودار ہو۔ گورے مشنریوں کا سامان بھی ان کے لئے نہایت درجہ دلفریب اور حیرت انگیز تھا۔ کیونکہ انہوں نے عمر بھر کبھی کوئی دھات کی چیز آہنی پہیہ اور آئینہ نہیں دیکھا تھا اور جب وحشیوں نے آئینوں میں اپنی شکلیں دیکھیں تو سخت حیران ہوئے ..... اچنبے سے کہا "ہائیں! اب تو ہماری روحیں بھی پکڑ کر دیکھی جا سکتی ہیں" ان کے خیال میں روحیں جسم سے باہر خاص ہوا میں گھومتی رہتی ہیں۔

چند دنوں کے بعد مشنریوں نے ان کی بعض رسومات کو بھی دیکھا۔ ایک رسم یہ تھی کہ کسی کی وفات پہ اظہار رنج و الم کے طور پہ وہ ایک انگلی کاٹ کر مردہ پہ پھینک دیتے تھے اور جب انگلیاں اس طرح منقطع ہو جائیں تو پھر کانوں کی لویں قربان کی جاتیں۔ عورتیں اس رسم کی زیادہ پابند تھیں۔ چنانچہ وادئ شنگریلا کی بہت [illegible]

لویں سلامت پائی گئی ہیں۔ مردم خوری بھی ان میں عام تھی اور بوڑھوں کو زندہ درگور کر دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے اور ان کا کوئی مذہب نہیں تھا۔ ڈینی وحشی قوم خدا کے تصور سے خالی نظر آتی کیونکہ ان میں کوئی طریقہ عبادت نہیں دیکھا گیا۔ وہ صرف "بدروحوں" سے خائف تھے۔ جو ان کے خیال میں ہوا میں گھومتی اور درختوں اور چٹانوں پر بستی ہیں۔ یہ بد روحیں انسان کے خلاف اکثر اپنے غضب کا اظہار بیماریاں پھیلا کر کیا کرتی ہیں۔

عیسائی مشنریوں کی مختلف تدابیر میں سے جو انہوں نے وحشی لوگوں میں اعتماد و دوستی پیدا کرنے کے لئے اختیار کیں۔ کوئی تدبیر بجز علاج معالجہ کے مؤثر و کارگر ثابت نہیں ہوئی۔ پادری میکلسن کو ان کے علاقہ میں آئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ سفید فام لوگوں کی "شفا بخشی" کے جادو کی داستانیں قبیلہ در قبیلہ پھیل گئی تھیں۔ میکلسن اور اس کے ساتھی "فرسٹ ایڈ" یعنی ابتدائی طبی امداد کی سند حاصل کئے ہوئے تھے اور اپنا زیادہ وقت زخموں۔ پھوڑوں کے علاج اور شکستہ اعضاء یا ہڈیوں کے جوڑنے میں صرف کرتے تھے۔ نیز پنسلین انجکشن کے ذریعے زخموں کے اندر زہریلے اثرات کی روک تھام کر دیتے تھے۔ وحشی ڈینی SRINGE سرنج کی سوئی کو "چمکیلا کانٹا" کہنے لگے۔ اور اس کے استعمال پہ اتنے فریفتہ ہو گئے کہ بسا اوقات خواہ مخواہ بھی بیمار بن جاتے

شنگریلا علاقہ میں مشنریوں کے پہنچنے کے بعد ان کی طبی قابلیت نے اپنی قدر و افادیت کو ایک خاص موقعہ پہ خوب عیاں کیا۔ اس علاقہ کے ایک بڑے طاقتور چیف UKUM-HEARIK "اوکم ہیارک" کا چھوٹا بھائی ایک درخت پر سے نیچے آ گرا جس سے اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ کئی دنوں تک وہ لڑکا موت کے کنارے پڑا رہا اور جادو ٹوٹکوں سے بے سود اس کا علاج ہوتا رہا بالآخر نواب اوکم ہیارک جو بیس عورتوں کا خاوند اور دس ہزار قبائلیوں کا با اختیار سردار تھا۔ امریکن مشنری فان اسٹون کو بلایا اور لجاجت سے کہا "اے گورے فان [illegible]

کیا آپ اس کو بچا سکتے ہیں؟"

فان اسٹون لڑکے کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ کو جوڑ کے کئی دن تک مرہم پٹی کرتا رہا۔ پھر اس نے چیف کو اس بات پر رضامند کر لیا کہ وہ اس لڑکے کو ہوائی جہاز کے ذریعے بندرگاہ ہالینڈیا کے ہسپتال میں لے جائے کہ وہاں جلد علاج ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا کیا گیا۔ اور چند دنوں بعد مشنری اس لڑکے کو واپس لے آیا جو بالکل تندرست ہو گیا تھا۔ نواب اوکم ہیارک اس احسان کو کبھی نہیں بھولا اور اس کے عوض کئی خطرناک موقعوں پہ اس نے امریکن مشنریوں کی جان بچائی۔

مشنریوں کو اس جگہ نیا کیمپ بنائے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ ان کو معلوم ہوا کہ وہ دراصل ایک ایسی جگہ پہ قیام کئے ہوئے ہیں جو شنگریلا کے دو بڑے متخاصم جنگجو قبیلوں کے درمیان واقع ہے۔ اور یہ جگہ کسی قبیلہ کی حد میں نہیں ہے یعنی ایک قبیلہ وادی کے میدانوں پہ قابض تھا تو دوسرا پہاڑوں پہ ....

(باقی)

ضروری تصحیح

اخبار الفضل نمبر ۱۰۹ مورخہ ۸؍۵؍۵۷ء میں ایک وصیت زیر نمبر وصیت ۱۹۵۵۰ شائع ہوئی ہے جو غلط ہے۔ اصل نمبر ۱۸۵۵۰ ہے۔ نیز اس میں "بلانوانہ ۱۲ ایکڑ" شائع ہوا ہے حالانکہ "بلانوانہ ۲۰ ایکڑ" ہونا چاہیئے۔ احباب تصحیح فرمائیں

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ کو کافی عرصہ سے شدید سردرد کے دورے پڑ رہے ہیں۔ نیز ابا جان کی بھی صحت کمزور ہے اور بعض تفکرات ہیں۔ احباب کرام اور درویشان قادیان ان دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اور میری امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار محمد نعیم باجوہ ابن چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ ننکری

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

یومِ خلافت کی بابرکت تقریب پر مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

دھاروووالی چک ۳۳

مورخہ ۲۷؍۵ کو جماعت احمدیہ دھاروووالی چک ۳۳ کا یوم خلافت کا اجلاس زیر صدارت چوہدری غلام فرید صاحب پریذیڈنٹ منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی اس کے بعد صاحب صدر نے برکات خلافت پر تقریر کی۔ ماسٹر خورشید احمد صاحب نے اخبار الفضل سے خلافت کی فضیلت پر مضمون پڑھ کر سنایا۔ چوہدری نواب دین صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مولوی فاضل نے بھی برکات خلافت پر تقریریں کیں۔

ایم شفیع جان عفی عنہ

سانگھڑ سندھ

قرآن کریم کی تلاوت کے بعد ماسٹر بشیر احمد صاحب بابو محمد اسلم صاحب اور صوبیدار نور محمد صاحب نے ضرورت خلافت پر مختصر طور پر تقاریر کیں۔ بعد ازاں صدر جلسہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب نے دعا کروائی۔ صوبیدار نور احمد

سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ سانگھڑ

لیّہ

جلسہ زیر صدارت ماسٹر امیر عالم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لیہ تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ مکرم مرزا سردار محمد صاحب نے لیڈر اور خلیفہ میں فرق کے موضوع پر تقریر کی۔ مظفر حسین قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع مظفر گڑھ

چک ۱۱۶ جنوبی

۲۷ مئی کو یوم خلافت کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ محمد حسین صاحب مبلغ نے تقریر فرمائی سید منور شاہ

کرتو

تلاوت ونظم کے بعد چوہدری مقصود حسین صاحب قائد خدام الاحمدیہ نے ایک مضمون پڑھا۔ حکیم علی احمد صاحب معلم نے پون گھنٹہ تک خلافت کی اہمیت اور ضرورت کو ہر پہلو سے واضح کیا۔

منشی اللہ دتا کرتو سیکھوپورہ

جابہ

مورخہ ۲۷ مئی ۶۰ء بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز خاکسار کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عبد الباسط صاحب نے نظم سنائی۔ پھر محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ نے "خلافت کا تاریخی پس منظر" کے موضوع پر ایک پرمغز اور مدلل تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں خلافت راشدہ سے استدلال فرماتے ہوئے خلافت احمدیہ کے تاریخی پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں محترم مولوی محمد احمد صاحب جلیل نے "عزل خلفاء" کے موضوع پر دلچسپ تقریر فرمائی۔ اور قرآن۔ حدیث اور عقل کے رو سے عزل خلفاء کے باطل عقیدہ کی تردید فرمائی۔ ان کے بعد محمد ارشاد صاحب بشیر نے اپنی نظم سنائی۔ پھر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے خلافت احمدیہ غیر مبائعین کے اعتراضات کے جوابات دیئے اور خلافت احمدیہ کی ضرورت اہمیت اور مقام پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے صدارتی تقریر میں خلافت اولیٰ اور خلافت ثانیہ کے ابتدائی دور کے متعلق بعض ایمان افروز واقعات سنائے۔ دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ منیر الدین احمد بی۔ اے

اوکاڑہ

مورخہ ۲۷؍۵ کو مسجد احمدیہ اوکاڑہ کو بجلی کے قمقموں سے خوب سجایا گیا مستورات کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا اور بعد عشاء جلسہ یوم خلافت شیخ لال محمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مولوی بشیر احمد صاحب نے کتاب سلسلہ احمدیہ سے اقتباس پڑھ کر سنایا۔ مولوی غلام مجتبےٰ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی پہلی تقریر پڑھ کر سنائی۔ سید عزیز احمد صاحب شاہد مربی نے "حقیقت خلافت" کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں شیخ لال محمد صاحب نے حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کا مضمون پڑھ کر سنایا اور جلسہ دعا پر برخواست ہوا۔

(حکیم عبد الرحیم سیکرٹری اصلاح وارشاد)

ٹنڈو غلام علی

مورخہ ۲۷؍۵ کو بعد نماز ظہر ٹنڈو غلام علی ضلع حیدرآباد میں زیر صدارت حکیم نور محمد صاحب پریذیڈنٹ جلسہ خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد محمد جمیل سیکرٹری مال نے خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ محمد جمیل سیکرٹری مال ٹنڈو غلام علی ضلع حیدرآباد سندھ

جھول ضلع رحیم یار خاں

بعد نماز ظہر زیر صدارت مکرم مولوی کریم بخش صاحب جلسہ یوم خلافت ہوا۔ تلاوت قرآن پاک ونظم کے بعد مولوی میاں محمد اسمٰعیل صاحب پریذیڈنٹ نے قرآن مجید کی روشنی میں خلافت کی برکات اور ایمان بالخلافت پر تقریر فرمائی۔ خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح اول کے ارشادات دربارہ خلافت احمدیہ پر تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی حسن دین صاحب سیکرٹری انصار اللہ نے خلافت کے ساتھ عملی وابستگی کی طرف توجہ دلائی۔ صاحب صدر نے جلسہ کی اغراض ومقاصد کو واضح کرتے ہوئے خلافت کی اطاعت اور استحکام میں اسلام کی زندگی اور ترقی پر تقریر فرمائی۔

حکیم غلام رسول سیکرٹری اصلاح وارشاد

چک ۹۹ شمالی

بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت چوہدری غلام رسول صاحب نمبردار جلسہ خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صاحب صدر نے ضرورت خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد حضرت صاحب کی معرکۃ الآراء تقریر خلافت حقہ اسلامیہ پڑھ کر سنائی گئی۔

غلام احمد نمبردار چک ۹۹ شمالی

چک ۱۶۳

زیر صدارت میاں عطاء اللہ صاحب جلسہ ہوا۔ صدر صاحب نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ خاکسار نے اپنا مضمون پڑھ کر سنایا اور دوسرے دوستوں نے بھی خلافت پر مضمون پڑھ کر سنائے۔ اللہ یار خاں چک ۱۶۳ ملتان

ظفر آباد لائبی

مورخہ ۲۷؍۵ بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ جماعت کے مرد و زن اور بچے شدید گرمی کے باوجود کثرت سے شامل ہوئے۔ نظم وتلاوت کے بعد چوہدری سراج دین صاحب نے مضمون پڑھا اور چوہدری عزیز احمد صاحب نے خلافت کے ابتدائی واقعات وحالات پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں مولوی ناصر احمد صاحب صدر جلسہ نے خلافت اور اس کی برکات پر تقریر کی۔

سیکرٹری اصلاح وارشاد ظفر آباد لائبی

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی اہلیہ قریباً ایک ماہ سے شدید پیٹ درد کی وجہ سے بیمار ہے احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

چوہدری عبد الغفور لدھیانوی۔ لائلپور

(۲) مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب کی اہلیہ فورٹ سنڈیمن میں سخت بیمار ہیں۔ نیز ان کے بچے اور بھائی بھی بیمار ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

خلیق منصوری دار الرحمت ربوہ

(۳) میری اہلیہ دو اڑھائی ماہ سے بعارضہ اعصابی بیماری صاحب فراش ہے۔ احباب جماعت میری صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نذیر احمد چوہدری

ٹمبر مرچنٹ فرم اللہ دین جہلم

(۴) میرے بھائی سید تنویر احمد صاحب کیمبل پور میں زیر علاج ہیں احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

سید تبشیر احمد ربوہ

(۵) عزیزی امۃ الحی ابھی تک کالی کھانسی میں مبتلا ہے۔ عزیز ریاض فرید بوجہ مسلسل اسہال اور الٹیوں کے سخت لاغر اور کمزور ہو چکا ہے۔ مبارک احمد ملیریا میں مبتلا ہے۔ احباب سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی منڈی ڈیوس ڈیلر منڈی مرید کے

(۶) احباب جماعت میرے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھ پر خاص فضل کرے میرے گناہ معاف کرے اور تلافی فرما کر مجھ کو پرسکون زندگی بسر کرنے کے سامان مہیا کرے۔ آمین

حافظ مبین الحق شمس ہیڈ اسٹیبلشمنٹ کراچی

نئی سکیم کے تحت تین ہزار بے دخل مزارعین آباد کئے جا سکیں گے

ضلع لائلپور میں غیر مزروعہ سرکاری اراضی کے کوائف فراہم کر دیے گئے

لائل پور ۱۳ جون:- معلوم ہوا ہے کہ ضلع لائل پور میں بیالیس ہزار ایکڑ سے زائد رقبہ پر ان مزارعین کو آباد کیا جا سکتا ہے۔ جن کی اراضیات کو حکومت نے بعض دوسرے مقاصد کے لئے حاصل کر لیا ہے۔ یہ سرکاری رقبہ بارانی ہے۔ اور ڈپٹی کمشنر کو اس ضمن میں مطلوبہ کوائف بھیج دئے گئے ہیں۔

نئی سکیم کے تحت بے دخل مزارعین کو یہاں آباد کاری کے لئے حکومت نے ضلعی حکام کو غیر مزروعہ نہری اور بارانی سرکاری اراضی کے کے متعلق اطلاعات اسی ہفتے فراہم کرنے کو کہا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ متذکرہ رقبہ جات کی تفاصیل بھیج دی گئی ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ ماسوائے تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ضلع میں بیالیس ہزار آٹھ سو اکیاسی ایکڑ اراضی ایسی ہے۔ جو ابھی زیر کاشت نہیں لائی جا سکی اس مجموعی رقبہ کے لئے نہری پانی میسر نہیں اور فصلوں کے لئے بارانی وسائل پر پوری طرح انحصار کرنا پڑتا ہے۔ یہ رقبہ اس کے علاوہ ہے۔ جو زیادہ اناج اگانے کی مہم کے تحت فصل ربیع کے دوران کاشتکاروں کو تقسیم کیا گیا تھا۔ گندم کاشت کرنے کے لئے ضلع بھر میں (ماسوائے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے) اکتالیس ہزار تین سو اکیس ایکڑ اراضی فصل ربیع میں الاٹ کی گئی۔ جس میں سے صرف پانچ ہزار ایک سو ایکڑ زیر کاشت لائی گئی ہے۔

ضلع لائل پور میں اس غیر مزروعہ بارانی رقبہ پر اس سکیم کی مقررہ شرح الاٹمنٹ کے مطابق تین ہزار چار سو کے لگ بھگ بے دخل مزارعین کو آباد کیا جا سکتا ہے جہاں تک اراضی کی موجودہ کیفیت کا تعلق ہے اس کا بیشتر حصہ ٹیلوں اور بنجر قدیم پر مشتمل ہے اسے زیر کاشت لانے کے لئے الاٹیوں کو غیر معمولی محنت کرنا ہوگی۔ نہری پانی سے محرومی بھی متذکرہ رقبہ سے مزارعین کی عدم دلچسپی کا موجب ہو سکتی ہے۔

کراچی کیلئے کئی سو کمروں کا ہوٹل

کراچی ۱۳ جون مرکزی حکومت نے کلفٹن کے قریب بین الاقوامی معیار کے ایک ہوٹل کی تعمیر کے لئے نقشہ منظور کیا ہے۔ یہ اقدام سیاحت کو فروغ دینے کی پالیسی کے تحت کیا گیا ہے کئی سو کمروں کا یہ ہوٹل پلین امریکن ائرویز اور امریکہ کے مشہور ادارے کے تعاون سے ایک لمیٹڈ فرم کی نگرانی میں قائم کیا جائیگا۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان میں سیاحت کے فروغ کی راہ میں مرکزی حکومت کو جن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ان میں سے اہم ترین یہ بات ہے۔ کہ سیاحت کے متعلق بیشتر امور مثلاً سڑکوں کی تعمیر ہوٹلوں کا قیام وغیرہ آئین کے تحت صوبائی حیطہ اختیار میں ہیں۔ مثال کے طور پر مرکزی حکومت کے پرزور اصرار کے باوجود صوبائی حکومت موہنجوداڑو تک سڑک کی تکمیل نہیں کر سکی معلوم ہوا ہے کہ اس سڑک کی تعمیر کے لئے مرکز نے صوبائی حکومت کو امداد دینے کی پیش کش بھی کی ہے۔

سکھر کے قریب سندھ پر نئے پل کی تعمیر

کراچی ۱۳ جون ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کی اطلاع کے مطابق سکھر کے قریب دریائے سندھ پر ایک نئے نمونے کا پل تعمیر کیا جائیگا۔ اس پر دو کروڑ روپے کی رقم خرچ کی جائیگی۔ اور تعمیر کا کام عنقریب شروع کر دیا جائے گا۔ نیا پل موجودہ پل کی جگہ تعمیر کیا جائیگا۔ ایک اندازے کے مطابق یہ پل تین سال میں تیار ہوگا۔

بمبئی و کلکتہ میں انفلوئنزا سے ۹۹ اموات

نئی دہلی۔ ۱۳ جون:۔ یہاں موصول ہونے والے آخری اعداد و شمار کے مطابق بمبئی اور کلکتہ میں انفلوئنزا کے باعث اموات کی تعداد علی الترتیب ۵۲ اور ۴۷ تک پہنچ گئی ہے۔ دہلی میں کل انفلوئنزا نمونیہ کے باعث ایک اور شخص ہلاک ہوا۔ پہلی موت گزشتہ ہفتے واقع ہوئی۔ ہسپتالوں میں کئی ڈاکٹر اور نرسیں انفلوئنزا کی وجہ سے گر پڑیں۔ جس سے محکمہ صحت کے حکام کے لئے ایک اور مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔

آبی وسائل اور کانکنی کے ترقیاتی ادارے

لاہور ۱۳ جون:۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان میں پی۔ ڈی۔ سی اور رورل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی طرح کے دو ادارے موسومہ واٹر اینڈ پاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور مائننگ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے قیام کے لئے عنقریب آرڈیننس جاری کئے جائیں گے۔ صوبائی حکومت نے آرڈیننسوں کا مسودہ مرکزی ارباب اختیار کو بھیج دیا ہے۔

دلی میں ۲۶ ہزار افراد کو انفلوئنزا

نئی دلی ۱۳ جون:۔ ہندوستان سے دارالحکومت میں انفلوئنزا کی وبا پھوٹنے کے کیدھویں روز ایک اور شخص اس موذی مرض سے ہلاک ہو گیا۔ اسطرح دلی میں انفلوئنزا سے مرنیوالوں کی تعداد دو ہو گئی ہے اب تک دلی میں کل ۲۶۳۰۰ افراد انفلوئنزا میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

جنوری میں ایک کروڑ روپے کی پٹ سن کی مصنوعات برآمد کی گئیں

اس سال پیداوار میں مزید اضافے کی امید ہے

ڈھاکہ ۱۳ جون۔ پاکستانی ملوں نے جنوری میں ۱۳ ہزار ٹن پٹ سن کا مال تیار کیا اس میں سے سات ہزار ٹن سے زائد مال برآمد کیا گیا۔ جس کی مالیت ایک کروڑ روپے کے قریب تھی۔

اس سال پاکستانی جوٹ ملوں کی کھڈیوں پر اجن کی تعداد (سات ہزار ساڑھے سات سو ہے) کام کی توقع ہے۔ گذشتہ سال کل پیداوار ۱۴۶۶۹۵ ٹن تھی۔ جس میں ۸۳۰۰۰ ٹن مال برآمد کیا گیا۔ جس کی مالیت ۱۰ کروڑ ۶۰ لاکھ روپیہ تھی

معلوم ہوا ہے۔ کہ بلیجم کو ایک مربع لیبر کے سب سے زیادہ بورے پاکستان ہی نے مہیا کئے ہیں۔ جنوری سے ستمبر ۵۶ء تک بلیجم نے اس قسم کے ۸۲ لاکھ کیمو گرام تھیلے اور بورے درآمد کئے تھے۔ جن میں سے ۳۹ لاکھ کیلوگرام پاکستان سے ۲۳ لاکھ بھارت سے درآمد کئے گئے تھے۔

اردن پر مصری الزامات کی تردید

اردن ۱۳ جون:۔ اردن نے آج مصر کے ان الزامات کی تردید کی ہے۔ کہ اس نے عمان میں کسی مصری فوجی اتاشی کے اخراج کے متعلق کوئی منصوبہ تیار کیا تھا۔ حکومت اردن کے ایک بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ اردن کو سفارتی آداب کی رُو سے ہر اس سفارتی نمائندہ کو کوئی وجہ بتائے بغیر اپنے ملک سے نکالنے کا حق حاصل ہے۔ جس کا رویہ خراب ہو۔ جہاں تک قانونی بنیاد کا تعلق ہے۔ اردن کو مصری اتاشی کے خلاف کوئی سازش کرنے یا اسے اردن سے نکالنے کے لئے اس پر خاص طور پر الزام لگانے کی ضرورت نہیں تھی۔ اردن کے لئے مصری حکومت سے یہ کہہ کر مصری اتاشی کی واپسی کی درخواست ہی کافی تھی۔ کہ اردن میں اس کی موجودگی پسندیدہ نہیں ہے۔

نہرو نو ممالک کا دورہ کریں گے

لندن ۱۳ جون:۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم ہند پنڈت جواہر لال نہرو دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شرکت کے لئے لندن جاتے ہوئے اور واپسی پر یورپ اور مشرق وسطیٰ کے نو ممالک کا دورہ کریں گے۔

برطانوی فضائی کمپنی کی اردن تک پرواز

عمان ۱۳ جون:۔ آج یہاں ایک اعلان میں بتایا گیا۔ کہ وزیر خارجہ اردن نے عمان میں برطانوی سفارت خانہ کو بتایا ہے۔ کہ اردن برٹش اوورسیز ایئرویز کارپوریشن کی اردن تک پروازوں کا خیر مقدم کریگا۔

اینگلو مصری مالیاتی مذاکرات

لندن ۱۳ جون۔ برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کل یہاں کہا کہ روم میں اینگلو مصری مالیاتی مذاکرات کو دوبارہ شروع کرنے کے متعلق اب تک کوئی انتظامات نہیں کئے گئے۔

ترجمان نے یہ الفاظ اخبارات کے نمائندوں کے ایک سوال کے جواب میں کہے۔ نمائندوں نے ترجمان کی توجہ قاہرہ کے ایک اخبار کی اس خبر کی جانب دلائی تھی۔ کہ اینگلو مصری مالیاتی مذاکرات جو چند روز قبل ملتوی کر دیئے گئے تھے۔ عنقریب پھر شروع کر دیئے جائیں گے

ڈھاکہ ۱۳ جون۔ حکومت مشرقی پاکستان کے شعبہ انسداد رشوت ستانی نے تھانہ تیج گاؤں کے ایک گاؤں تیج کونی پاڑہ سے پانچ افراد کو چند من ناجائز گندم قبضہ میں رکھنے کے الزام میں گرفتار کر لیا

زلزلہ سے ۴۰ مکان منہدم ہو گئے

ہانگ کانگ ۱۳ جون پیکنگ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق کل علی الصبح تائیوں میں زلزلہ آیا جس سے چالیس مکان منہدم ہو گئے۔

تائیون شمال مغربی چین کے صوبہ تانگی کا دارالحکومت ہے۔ ریڈیو نے بتایا کہ مکان گرنے سے آٹھ افراد کو معمولی چوٹیں آئیں۔ ریڈیو نے ماہرین ارضیات کے حوالے سے بتایا کہ اس علاقہ میں زلزلے کے مزید جھٹکوں کا امکان ہے

فرانس کے نامزد وزیر اعظم نے قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا

میری حکومت الجزائر میں جنگ جاری رکھے گی۔ (بورجز مانوری)

پیرس ۱۲ جون۔ فرانس کے نامزد وزیر اعظم مسٹر بورجز مانوری قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ آپ نے اپنی کابینہ صدر رینی کوٹی کے روبرو پیش کی

مسٹر بورجز کی تحریک اعتماد کے حق میں دو سو چالیس اور مخالفت میں ایک سو چورانوے ووٹ آئے۔ اس طرح آپ فرانس کے پہلے وزیر اعظم ہیں۔ جو اتنی معمولی اکثریت (چھیالیس ووٹ) سے منتخب ہوئے ہیں۔

رائے شماری سے قبل مسٹر بورجز مانوری نے اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فرانس کی مالی حالت بہت خراب ہے اور حکومت دیوالیہ ہو چکی ہے۔ اس لئے نئے ٹیکس لگانا ضروری ہیں۔ آپ نے ایوان سے ڈیڑھ کھرب فرانک کی مالیت کے نئے ٹیکسوں کی منظوری کا مطالبہ کیا یاد رہے کہ بائیس روز قبل سابق وزیر اعظم موسے نے بھی ایوان سے ان ٹیکسوں کی منظوری کا مطالبہ کیا تھا۔ لیکن وہ اعتماد کے ووٹ پر شکست کھا گئے تھے۔ اور انہیں مستعفی ہونا پڑا تھا۔

الجزائر

الجزائر کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر مانوری نے کہا کہ میری حکومت الجزائر میں حریت پسندوں کے خلاف جنگ جاری رکھے گی۔ لیکن جنگ بندی کی پیش کش قبول کرنے کے لئے بھی تیار رہے گی۔

آپ نے الجزائر کی "تعمیر نو" کے عزم کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ میں فرانس اور الجزائر کے درمیان ایک ناقابل شکست تعلق قائم کرنے کا خواہشمند ہوں۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ میں جتنی جلد ممکن ہو سکا۔ الجزائر میں وفاقی نظام قائم کرنے کے لئے ایک قانون اسمبلی میں پیش کروں گا۔

عوامی لیگ کونسل نے خارجہ پالیسی کی توثیق کر دی

۲۵ کے مقابلہ میں ۷۷۵ ارکان کونسل نے خارجہ پالیسی کے حق میں ووٹ دیئے

ڈھاکہ ۱۴ جون۔ مشرقی پاکستان عوامی لیگ کونسل نے بڑی بھاری اکثریت سے وزیر اعظم سہروردی کی خارجہ پالیسی خاص طور پر غیر ملکوں کے ساتھ فوجی معاہدوں کی توثیق کر دی ہے۔ رائے شماری پر ۷۷۵ کونسلروں نے خارجہ پالیسی کے حق میں اور صرف ۲۵ نے اس کی مخالفت میں ووٹ ڈالے اس سے قبل مولانا بھاشانی نے خارجہ پالیسی کی پرزور مخالفت کی اور کونسلروں سے کہا کہ وہ اس کی تائید نہ کریں۔

کونسل کے اجلاس میں مولانا بھاشانی کی آمد پر کچھ دیر کے لئے ہنگامہ بھی برپا ہو گیا۔ کیونکہ حاضرین نے مولانا کے ساتھیوں کے داخلہ پر اعتراض کیا تھا۔ فریقین کے دو گروہوں نے ایک دوسرے پر پتھر برسائے۔ جس سے ایک شخص مجروح ہو گیا اور اسے بے ہوشی کے عالم میں ہسپتال پہنچایا گیا۔

کل کونسل کے دو اجلاس منعقد ہونے تھے۔ لیکن سہ پہر کا اجلاس بجلی فیل ہو جانے کے باعث آج (جمعہ) صبح ۸ بجے تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ صبح کے اجلاس میں مولانا بھاشانی صرف ایک گھنٹہ کے لئے شریک ہوئے تھے۔ آپ اجلاس شروع ہونے کے ایک گھنٹہ بعد جلسہ گاہ میں پہنچے اور تقریر کرنے کے بعد واپس چلے گئے۔ مولانا کے فوراً بعد وزیر اعظم سہروردی نے ۴۵ منٹ تک تقریر کی اور اپنی خارجہ پالیسی کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی۔ عوامی لیگ کونسل کے ارکان کی تعداد آٹھ سو سے زائد ہے۔

سیاسی حلقوں نے کل صبح کے اجلاس کی کارروائی کو خارجہ پالیسی کے سوال پر وزیر اعظم سہروردی کے اس مخالف گروپ کی شکست فاش سے تعبیر کیا ہے۔ جس میں مولانا بھاشانی بھی شامل ہیں۔ کونسل نے بھاری اکثریت سے عوامی لیگ مجلس عاملہ کے اس حالیہ فیصلہ کی بھی توثیق کر دی ہے جس کے ماتحت پارٹی کے آرگنائزنگ سیکرٹری مسٹر علی احمد کو پارٹی سے خارج کر دیا گیا ہے۔ اور عاملہ کے نو ارکان کے استعفے قبول کر لئے گئے ہیں اس سوال پر رائے شماری کے دوران صرف ۱۴ ارکان نے مخالفت میں ووٹ ڈالے۔

پولیس سے تصادم میں ڈاکو ہلاک

کراچی ۱۴ جون۔ کل بغداد ایئر پالیسی پولیس اور ڈاکوؤں کے ایک مسلح گروہ میں تصادم ہو گیا۔ جس میں ایک ڈاکو ہلاک ہوا۔ پولیس نے تین ڈاکوؤں کو گرفتار کر لیا اور باقی آٹھ افراد فرار ہو گئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی نے حادثہ کی تحقیقات کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔

عوامی لیگ اور علاقائی خود مختاری

ڈھاکہ ۱۴ جون مشرقی پاکستان عوامی لیگ کے جنرل سیکرٹری شیخ مجیب الرحمن نے کل صبح کونسل کے اجلاس میں رپورٹ پیش کرتے ہوئے علاقائی خود مختاری کے مطالبے کا ذکر کیا۔ آپ نے کہا کہ اس کے لئے آئین میں تبدیلی ضروری ہے جو عام انتخابات کے بعد ہی ہو سکتی ہے اس کے علاوہ اس مسئلے پر ہمیں اپنے مغربی پاکستان کے بھائیوں کو اطمینان بھی دلانا پڑے گا۔ کونسل نے

کراچی میں انفلوئنزا کے سات سو مریض

کراچی ۱۴ جون وفاقی دار الحکومت میں انفلوئنزا کے مریضوں کی تعداد برابر تیزی کے ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔ کل جمعرات کی شام تک شہر کے مختلف علاقوں سے مزید دو سو چالیس افراد کے اس مرض میں مبتلا ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ یاد رہے کہ کل ایک سو اکاون کیس درج کئے گئے تھے اس لحاظ سے مریضوں کی تعداد میں تیزی سے کا اضافہ ہوا ہے۔ شہر میں انفلوئنزا کی وبا کا آغاز ایک ہفتہ قبل ہوا تھا۔ اور اب یہاں مریضوں کی مجموعی تعداد سات سو سے زائد تک پہنچ چکی ہے۔ لیکن ان میں سے ہسپتال میں داخل آٹھ مریضوں کے سوا باقی سب کی بیماری معمولی نوعیت کی بیان کی جاتی ہے۔ ہسپتال میں داخل مریضوں کی مجموعی تعداد تیس ہے

عازمین حج کا ایک اور طیارہ روانہ ہو گیا

کراچی ۱۴ جون۔ کل رات ایک اور طیارہ چھیاسٹھ عازمین حج کو لے کر جدہ روانہ ہو گیا۔ یہ طیارہ پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز نے کرایہ پر حاصل کیا ہے۔ کل سے بائیس جون تک پی آئی اے کے سپر کانسٹیلیشن طیاروں کے علاوہ روزانہ کرایہ کے دو طیارے حاجیوں کو لے کر جدہ روانہ ہوں گے۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ مانعین زکوٰۃ کے ساتھ قتال کن مجبوری حالات میں کیا گیا تھا۔ مگر مودودی صاحب اس واقعہ کو اس امر کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں کہ نفس ارتداد کی سزا قتل ہے

اس بیان کو پڑھ کر مودودی صاحب کے استدلال کی لاطائلی خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے۔ اس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ مودودی صاحب کا انداز معقولیت کیا ہے۔ اور وہ کس طرح اپنے نظریات کو اسلامی تعلیم اور اسلامی تاریخ کو مسخ کر کے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہمارے ملک کے تمام طبقات کے لئے یہ سوال بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ کیا ایسی جماعت کا انتخابات میں حمایت ملک و قوم کے ساتھ دشمنی کرنے کے مترادف نہیں؟